دارالافتاء جامعہ طہ

کتاب :الاحادیث	باب :مایتعلق بالتخریج وتحقیق السند	عنوان: قارون کی معافی مانگنے والی روایت
فتوی نمبر: 1581	تاریخ :07.05.2023	نوعیت: بحسب الترتیب
مستفتیہ: عروہ کامران	مجیب: مفتی حماد فضل	تصدیق وتصحیح: مفتی زکریا۔ جامعہ اشرفیہ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال:۔ تین دن پہلے ایک مفتی صاحب جن کا نام مفتی سعید ہے انکا ایک کلپ نظر سے گزرا جس میں انہوں نے خطبات فقیر، جو کہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم کے خطبات ہیں، انکے حوالے سے ایک واقعہ کو کہا کہ یہ منگھڑت اور جھوٹا واقعہ ہے واقعہ یہ ہے کہ قارون نے ایک عورت سے حضرت موسی علیہ السلام پر زنا کی تہمت لگوائی عورت نے توبہ کر کے موسی علیہ السلام کو بتادیا۔ موسی علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی جس پر زمین نے انکے حکم سے قارون کو پکڑ لیا اور وہ دھنس گیا۔

جوں جوں وہ دھنستا تھا وہ معافی مانگتا رہا مگر موسی علیہ السلام نے معاف نہ کیا تو اللہ نے وحی کی کہ اے موسی علیہ السلام یہ مجھ سے ایک بار بھی معافی مانگتا تو میں معاف کر دیتا۔

مفتی سعید صاحب فرماتے ہیں کہ یہ قصہ سب منگھڑت ہے۔ اس کا تفصیلی تحقیقی جواب درکار ہے

الجواب باسم ملهم الصواب حامدا ومصليا

مختصر جواب اس سوال کا یہ ہے کہ یہ واقعہ سندا ثابت ہے حکم کے لحاظ سے یہ روایت موقوف اور صحیح ہے۔ اس کو منگھڑت کہنا بالکل درست نہیں جبکہ ائمہ احادیث کی تصریح اس کے حکم پر موجود ہے۔ بنیادی طور پر یہ روایت حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، علی بن زید، عبد اللہ بن عوف القاری حضرت عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما، سدی اور خالد بن ھیشم سے مروی ہے۔ بعض طرق کمزور ہیں اور بعض قوی اور صحیح۔ اس لئے درج ذیل ائمہ نے تصحیح صراحتا یا دلالتا کی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رح، علامہ ذھبی رح، امام حاکم رح امام ابن کثیر رح۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رح نے ابن ابی حاتم کی سند کو صحیح قرار دے کر نقل کیا ہے۔ اس کو منگھڑت کہنے والوں نے چند عمومی عبارات سے استدلال کیا ہے جن کا تعلق خاص اس واقعہ سے نہیں جبکہ امام ابن کثیر رح نے یہ واقعہ نقل کر کے لکھا ہے یہاں بہت سی اسرائیلیات مفسرین نے لکھی ھے مگر ان کو میں نے نظر انداز کیا۔ تو اسرائیلیات کو امام ابن کثیر نہیں لائے۔ دوسرا اس کو اسرائلیات کہنے کے لئے کوئی ثبوت چاہئے۔ یہ نہیں کہ عصر حاضر میں کسی نے لکھ دیا۔ بلا دلیل لکھنا غیر معتبر ہے جبکہ حافظ ابن حجر رح جیسے۔ ماہر فن اس کو سندا صحیح قرار دے رہے ہیں۔ امام حاکم تو متساھل ہیں مگر علامہ ذھبی تو متساھل نہیں جبکہ انہوں نے خاص طور پر مستدرک کی روایات میں موضوع اور شدید ضعیف روایات پر تعقب کیا ہے اور علامہ ابن ملقن نے تلخیص میں بھی کئی ضعیف روایات پر کلام کیا ہے۔ مگر اس روایات کے بارے میں۔ علامہ ذھبی اور ابن ملقن دونوں نے نقل کے باجود سکوت اختیار کیا۔ دوسرا تفصیلی جواب میں ایک ایک راوی کو لے کر بحث کی گئی ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ موقوف روایت سندا صحیح ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)
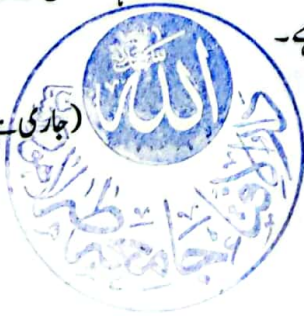
تفصیلی جواب:

الفاظ الحدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : " لَمَّا أَتَى مُوسَى قَوْمَهُ فَأَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ , فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ ، فَقَالَ : هَذَا قَدْ جَاءَكُمْ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَبِأَشْيَاءَ تُطِيقُونَهَا , تَحْتَمِلُونَ أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ ؟ قَالُوا : مَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا فَمَا تَرَى ؟ قَالَ : أَرَى أَنْ نُرْسِلَ إِلَى بَغِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَأْمُرَهَا أَنْ تَرْمِيَهُ عَلَى رُءُوسِ الأَحْبَارِ وَالنَّاسِ بِأَنَّهُ أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا , فَفَعَلُوا , فَرَمَتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ فَدَعَا اللَّهَ عَلَيْهِمْ , فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الْأَرْضِ أَنْ أَطِيعِيهِ ، فَقَالَ لَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ " : خُذِيهِمْ " , فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ , قَالَ : فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى , قَالَ : " خُذِيهِمْ " , فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى حُجَزِهِمْ , فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى فَقَالَ : " خُذِيهِمْ " , فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى , قَالَ : فَأَخَذَتْهُمْ فَغَيَّبَتْهُمْ , فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ : " يَا مُوسَى , سَأَلَكَ عِبَادِي وَتَضَرَّعُوا إِلَيْكَ فَأَبَيْتَ أَنْ تُجِيبَهُمْ , أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَوْا لَأَجَبْتُهُمْ " .

تخریج حدیث

یہ روایت درج ذیل مصادر اصلیہ میں موجود ہے۔

1۔ تفسیر ابن ابی حاتم, سورہ قصص آیت 81، جلد 9 ص 3016،3017،3018۔

2۔ تفسیر مجاھد جلد 1 ص 533

3۔ تفسیر طبری، تفسیر سورہ قصص آیت 81 جلد 20 ص 37

4۔ تفسیر ماوردی جلد 4 ص 270

5۔ مستدرک امام حاکم، تفسیر سورہ قصص، رقم الحدیث 3466۔

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ ،ماذکر فی موسی علیہ السلام من الفضل رقم الحدیث 31161

7۔العقوبات لابن ابی الدنیار قم الحدیث 231

8۔تاریخ الطبری جلد 1 ص 450

8۔تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 61 ص 98

9۔البدایہ والنھایہ جلد 1۔ ص 362

10تاریخ ابن اثیر جلد 1 ص 176
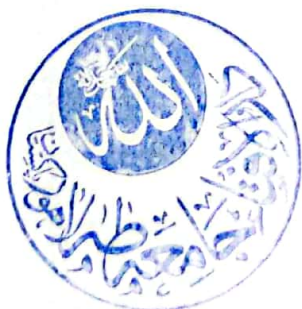
(جاری ہے---)

11۔المعرفۃ والتاریخ لیعقوب بن سفیان جلد 1 ص 402

12۔فتح الباری لابن حجر جلد 4476

تحقیق السند والمتن

پہلی روایت

عن عبد الله ابن عباس رضی الله عنهما من طریق سعید بن جبیر

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : " لَمَّا أَتَى مُوسَى قَوْمَهُ فَأَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ , فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ ، فَقَالَ : هَذَا قَدْ جَاءَكُمْ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَبِأَشْيَاءَ تُطِيقُونَهَا , تَحْتَمِلُونَ أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ ؟ قَالُوا : مَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا فَمَا تَرَى ؟ قَالَ : أَرَى أَنْ نُرْسِلَ إِلَى بَغِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَأْمُرَهَا أَنْ تَرْمِيَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَحْبَارِ وَالنَّاسِ بِأَنَّهُ أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا , فَفَعَلُوا , فَرَمَتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ فَدَعَا اللَّهَ عَلَيْهِمْ , فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الْأَرْضِ أَنْ أَطِيعِيهِ , فَقَالَ لَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ " : خُذِيهِمْ " , فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ , قَالَ : فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى , قَالَ : " خُذِيهِمْ " , فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى حُجَزِهِمْ , فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى فَقَالَ : " خُذِيهِمْ " , فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى , قَالَ : فَأَخَذَتْهُمْ فَغَيَّبَتْهُمْ , فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : " يَا مُوسَى , سَأَلَكَ عِبَادِي وَتَضَرَّعُوا إِلَيْكَ فَأَبَيْتَ أَنْ تُجِيبَهُمْ , أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَوْا لَأَجَبْتُهُمْ "

یہ روایت اس طریق کے ساتھ درج ذیل کتب میں موجود ہے

مصنف ابن ابی شیبہ جلد 11 ص 531،

تفسیر طبری جلد 18 ص 334

60،61، مستدرک حاکم جلد 2 ص 409،408، تفسیر ابن ابی حاتم جلد 9 ص 3005، علامہ سیوطی رح نے ابن مردویہ اور ابن المنذر سے بھی یہ روایت منسوب کی ہے در منثور، جلد

مستدرک حاکم میں ابن معاویہ سے آگے وہی سند ہے البتہ ابن معاویہ سے پہلے کی سند یہ ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ ، ثنا إِسْحَاقُ ، أَنْبَأَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ثنا الْأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : " لَمَّا أَتَى مُوسَى قَوْمَهُ أَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ ، فَقَالَ لَهُمْ : جَاءَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَجَاءَكُمْ بِأَشْيَاءَ فَاحْتَمَلْتُمُوهَا ، فَتَحَمَّلُوا أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ ، فَقَالُوا : لَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا فَمَا تَرَى ؟ فَقَالَ لَهُمْ :

(جاری ہے۔۔۔)

أَرَى أَنْ أُرْسِلَ إِلَى بَغِيٍّ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنُرْسِلَهَا إِلَيْهِ فَتَرْمِيَهُ بِأَنَّهُ أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، فَدَعَا مُوسَى عَلَيْهِمْ ، فَأَمَرَ اللَّهُ الأَرْضَ أَنْ تُطِيعَهُ ، فَقَالَ مُوسَى لِلأَرْضِ :

خُذِيهِمْ فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْقَابِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى ، ثُمَّ قَالَ لِلأَرْضِ : خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى ، ثُمَّ قَالَ : لِلأَرْضِ خُذِيهِمْ فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى ، فَقَالَ لِلأَرْضِ : خُذِيهِمْ فَأَخَذَتْهُمْ فَغَيَّبَتْهُمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى : يَا مُوسَى ، سَأَلَكَ عِبَادِي وَتَضَرَّعُوا إِلَيْكَ فَلَمْ تُجِبْهُمْ ، وَعِزَّتِي لَوْ أَنَّهُمْ دَعَوْنِي لأَجَبْتُهُمْ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الأَرْضَ سورة القصص آية 81 خُسِفَ بِهِ إِلَى الأَرْضِ السُّفْلَى " , هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ .

جبکہ عقوبات لابن ابی الدنیا میں ابو معاویہ سے پہلے راوی اسحاق بن اسماعیل ہیں

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : " لَمَّا أَتَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ قَوْمَهُ أَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ ، فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ أَتُطِيعُونَهُ فِي الصَّوْمِ وَالصَّلاةِ وَأَشْيَاءَ تَجْهَلُونَهَا ، فَتَحْتَمِلُونَ أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ ؟ فَقَالُوا : مَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا ، قَالُوا : فَمَا تَرَى ؟ قَالَ : نَرَى أَنْ يَبْعَثَ إِلَى بَغِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَنَأْمُرُهَا أَنْ تَرْمِيَهُ بِأَنَّهُ ارْتَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ وَالأَخْيَارِ . فَفَعَلُوا ، فَرَمَتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ ، وَدَعَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الأَرْضِ أَنْ أَطِيعِيهِ ، فَقَالَ مُوسَى لِلأَرْضِ : خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْقَابِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى ، يَا مُوسَى ، قَالَ : خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى ، يَا مُوسَى ، قَالَ : خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى ، يَا مُوسَى ، قَالَ : خُذِيهِمْ ، فَغَيَّبَتْهُمْ فِيهَا ، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مُوسَى ، يَسْأَلُكَ عِبَادِي وَيَتَضَرَّعُونَ إِلَيْكَ فَلَمْ تُجِبْهُمْ ؟ أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَوْا لأَجَبْتُهُمْ " .

امام ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اپنی سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے اس میں ابو معاویہ کے متابع محاضر ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَرَوِيُّ، ثنا مُحَاضِرٌ، ثنا الأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى وَكَانَ ابْنَ عَمِّهِ وَكَانَ تَتَبَّعَ الْعِلْمَ حَتَّى جَمَعَ عِلْمًا فَلَمْ يَزَلْ فِي أَمْرِهِ ذَلِكَ حَتَّى بَغَى عَلَى مُوسَى وَحَسَدَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ آخُذَ الزَّكَاةَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ فَأَبَى، فَقَالَ: مِنْ كُلِّ مِائَةِ دِرْهَمٍ دِرْهَمٌ فَأَبَى، فَقَالَ: لا يُطِيقُ هَذَا حَتَّى الأَلْفِ، فَقَالَ: فِي كُلِّ أَلْفِ دِينَارٍ أَوْ دِرْهَمٍ، قَالَ: إِنَّ مُوسَى يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ أَمْوَالَكُمْ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالُوا: أَمْرُنَا بِأَمْرِكَ تَبَعٌ، فَأَرْسَلُوا إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا لَهَا:

(جاری ہے۔۔۔)

نُعْطِيكَ حُكْمَكِ عَلَى أَنْ تَشْهَدِي عَلَى مُوسَى أَنَّهُ فَجَرَ بِكِ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَاءَ قَارُونُ إِلَى مُوسَى قَالَ: اجْمَعْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَخْبِرْهُمْ بِمَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: نَعَمْ، فَجَمَعَهُمْ فَقَالُوا: مَا أَمَرَكَ؟ قَالَ: أَمَرَنِي أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَصِلُوا الرَّحِمَ، وَكَذَا وَكَذَا، وَأَمَرَنِي فِي الزَّانِي إِذَا زَنَى وَقَدْ أُحْصِنَ أَنْ يُرْجَمَ فَقَالُوا: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَفِي السَّارِقِ إِذَا سَرَقَ أَنْ يُقْطَعَ، فَقَالُوا: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟

قَالَ: نَعَمْ قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ زَنَيْتَ، قَالَ: إِذًا فَأَرْسِلُوا إِلَى الْمَرْأَةِ، فَجَاءَتْ فَقَالُوا مَا تَشْهَدِينَ عَلَى مُوسَى؟ فَقَالَ لَهَا مُوسَى: أَنْشُدُكِ بِاللَّهِ إِلا مَا صَدَقْتِ فَقَالَتْ: أَمَا إِذَا أَنْشَدْتَنِي بِاللَّهِ فَإِنَّهُمْ دَعَوْنِي وَجَعَلُوا لِي جُعْلا عَلَى أَنْ أَقْذِفَكَ بِنَفْسِي وَأَنَا أَشْهَدُ أنك برئ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَخَرَّ مُوسَى سَاجِدًا يَبْكِي فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ مَا يُبْكِيكَ؟ قَدْ سَلَّطْنَاكَ عَلَى الأَرْضِ فَمُرْهَا فَتُطِيعُكَ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: خُذِيهِمْ فَأَخَذَتْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى وَرِكَيْهِ، فَقَالُوا: يَا مُوسَى، فَقَالَ: خُذِيهِمْ وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ، فَقَالُوا: يَا مُوسَى. فَقَالَ:

خُذِيهِمْ قَالَ: فَغَرِقُوا فِيهَا فَقَالَ اللَّهُ: فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الأَرْضَ إِلَى آخِرِ الآيَةِ، فَأَصَابَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بَلاءٌ وَجُوعٌ شَدِيدٌ فَأَتَوْا مُوسَى فَقَالُوا: ادْعُ لَنَا، فَدَعَى اللَّهُ، فَقَالَ اللَّهُ: أَتَدْعُونِي لِقَوْمٍ قَدْ أَظْلَمَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ مِنَ الذُّنُوبِ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ قَدْ دَعَوْكَ حِينَ هَلَكُوا وَلَوْ إِيَّايَ دَعَوْا لأَجَبْتُهُمْ.

تفسیر ابن ابی حاتم جلد 9 ص 3018

تفسیر طبری میں الفاظ کے تفاوت سے یہ روایت ابو کریب، اور جابر بن نوح کے واسطے سے مروی ہے اور وہ اعمش سے روایت کر رہے ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: ثنا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «لَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ أَتَى قَارُونُ مُوسَى، فَصَالَحَهُ عَلَى كُلِّ أَلْفِ دِينَارٍ دِينَارًا، وَكُلِّ أَلْفِ شَيْءٍ شَيْئًا، أَوْ قَالَ: وَكُلِّ أَلْفِ شَاةٍ شَاةً، الطَّبَرِيُّ يَشُكُّ، قَالَ: ثُمَّ أَتَى بَيْتَهُ فَحَسَبَهُ فَوَجَدَهُ كَثِيرًا، فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّ مُوسَى قَدْ أَمَرَكُمْ بِكُلِّ شَيْءٍ فَأَطَعْتُمُوهُ، وَهُوَ الآنَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، فَقَالُوا: أَنْتَ كَبِيرُنَا وَأَنْتَ سَيِّدُنَا، فَمُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَقَالَ: آمُرُكُمْ أَنْ تَجِيئُوا بِفُلَانَةِ الْبَغِيِّ فَتَجْعَلُوا لَهَا جُعْلًا، فَتَقْذِفُهُ بِنَفْسِهَا، فَدَعَوْهَا فَجَعَلَ لَهَا جُعْلًا عَلَى أَنْ تَقْذِفَهُ بِنَفْسِهَا، ثُمَّ أَتَى مُوسَى، فَقَالَ لِمُوسَى: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدِ اجْتَمَعُوا لِتَأْمُرَهُمْ وَلِتَنْهَاهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي بَرَاحٍ مِنَ الأَرْضِ، فَقَالَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مَنْ سَرَقَ قَطَعْنَا يَدَهُ، وَمَنِ افْتَرَى جَلَدْنَاهُ، وَمَن زَنَى وَلَيْسَ لَهُ امْرَأَةٌ جَلَدْنَاهُ مِائَةً، وَمَن زَنَى وَلَهُ امْرَأَةٌ جَلَدْنَاهُ حَتَّى يَمُوتَ، أَوْ رَجَمْنَاهُ حَتَّى يَمُوتَ، وَالطَّبَرِيُّ يَشُكُّ، فَقَالَ لَهُ قَارُونُ

وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ أَنَا، قَالَ: فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ فَجَرْتَ بِفُلَانَةَ. قَالَ: ادْعُوهَا، فَإِنْ قَالَتْ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ؛ فَلَمَّا جَاءَتْ قَالَ لَهَا مُوسَى: يَا فُلَانَةُ، قَالَتْ: يَا لَبَّيْكَ،

(جاری ہے۔۔۔)

قال: أما فعلت بهات ما يقول هؤلاء؟ قالت: لا وكذبوا، ولكن جعلوا لي جُعلًا على أن أقذفك بنفسي، فوثب، فسجد وهو يبكي، فأوحى الله إليه: مُر الأرض بما شئت، قال: يا أرض خذيهم، فأخذتهم إلى أقدامهم، ثم قال: يا أرض خذيهم، فأخذتهم إلى ركبهم، ثم قال: يا أرض خذيهم، فأخذتهم إلى حقيهم، ثم قال: يا أرض خذيهم، فأخذتهم إلى أعناقهم، قال: فجعلوا يقولون: يا موسى، يا موسى، ويتضرعون إليه، قال: يا أرض خذيهم، فانطبقت عليهم، فأوحى الله إليه: يا موسى، يقول لك عبادي: يا موسى، يا موسى، فلا ترحمهم؟ أما لو إياي دعوا، لوجدوني قريبًا مجيبًا۔

دراسة السند

ان تمام طرق میں جو حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں سب سے عالی باعتبار تعداد وسائط کے مصنف ابن ابی شیبہ کا ہے۔ ذیل میں ہر ایک سند کے رواۃ پر تفصیلی کلام کیا جا رہا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ کی سند یہ ہے۔

حدثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن المنهال، عن سعيد بن جبير، وعن عبد الله بن الحارث، عن ابن عباس رضی الله عنهما

پہلے راوی ابو معاویہ

ان کا اصل نام محمد بن خازم ہے۔ کنیت ابو معاویہ مشہور محمد بن خازم الاعمی کے نام سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ امام ابو حاتم نے امام اعمش کے تمام شاگردوں میں سفیان ثوری کے بعد سب سے اثبت انکو لکھا ہے امام ابو بکر بیہقی نے حجہ لکھا ہے۔ امام نسائی، امام ذھبی، حافظ ابن حجر عسقلانی، سے انکی توثیق منقول ہے۔ ابن حبان نے بھی انکو ثقات میں لکھا ہے۔ امام احمد بن حنبل رح نے امام اعمش سے روایت کے علاوہ مین اضطراب کا قول کیاھے جبکہ زیر نظر روایت وہ اعمش سے کر رہے ہیں۔

وفی سیر اعلام النبلاء جلد 7 ص 518

محمد بن خازم مولى بني سعد بن زيد مناة بن تميم، الإمام، الحافظ، الحجة، أبو معاوية السعدي، الكوفي، الضرير، أحد الأعلام.

قال أحمد، وجماعة: ولد سنة ثلاث عشرة ومائة.

وعمي وهو ابن أربع سنين، فأقاموا عليه مأتمًا. قاله: أبو داود. ويقال: عمي ابن ثمان سنين---------------------

وقال يحيى بن معين: هو أثبت من جرير في الأعمش. قال: وروى: أبو معاوية، عن عبيد الله أحاديث مناكير، وقال: هو أثبت أصحاب الأعمش بعد سفيان وشعبة.

(جاری ہے---)

أَحْمَدُ بنُ زُهَيْرٍ: عَنِ ابْنِ مَعِينٍ، قالَ لَنا وكِيعٌ: مَن تَلْزَمُونَ؟ قُلْنا: نَلزَمُ أبا مُعاوِيَةَ. قالَ: أما إنَّهُ كانَ يَعُدُّ عَلَيْنا في حَياةِ الأَعْمَشِ ألفًا وسبعمائة. فَقُلْتُ لأبِي مُعاوِيَةَ: إنَّ وكِيعًا، قالَ كَذا وكَذا. فَقالَ: صَدَقَ، ولَكِنِّي مَرِضْتُ مَرْضَةً، فَأُنسِيتُ أربعمائة.

عَبّاسٌ، عَنْ يَحْيى، قالَ أبُو مُعاوِيَةَ: حَفِظتُ من الأعمش ألفًا وستمائة، فمرضت مرضة، فذهب عني منها أربعمائة. قالَ يَحْيى: كانَ عِنْدَهُ ألْفٌ ومائَتانِ، وعِنْدَ وكيع عن الأعمش ثمانمائة. قُلْتُ لِيَحْيى: كانَ أبُو مُعاوِيَةَ أحْسَنُهُم حَدِيثًا عَنِ الأعْمَشِ؟ قالَ: كانَتْ تِلْكَ الأحادِيثُ الكِبارُ العالِيَةُ عِنْدَهُ.---------------------------

وقالَ النَّسائِيُّ: ثِقَةٌ.

وقالَ ابنُ خِراشٍ: صَدُوقٌ، وهُوَ فِي الأعْمَش ثِقَةٌ، وفِي غَيْرِهِ فِيهِ اضْطِرابٌ.

وفی تھذیب التھذیب جلد9ص139

قال وكيع ما أدركنا أحدا كان أعلم بأحاديث الأعمش عن أبي معاوية وقال الحسين بن إدريس قلت لابن عمار علي بن مسهر أكبر أم أبو معاوية في الأعمش قال أبو معاوية قال ابن عمار سمعته يقول كل حديث قلت فيه حدثنا فهو ما حفظته من في المحدث وكل حديث قلت وذكر فلان فهو مما قرئ من كتاب وقال العجلي كوفي ثقة وكان يرى الإرجاء وكان لين القول فيه ،

وفی تاریخ البغداد جلد2ص512

وقال عَباس الدُّورِيُّ: قلت ليحيى بن مَعِين: أيما أعجب إليك في الأعمش عيسى بن يونس، أو حفص بن غياث، أو أبو معاوية؟ فقال: أبو معاوية

دوسرے راوی امام اعمش

ان کا پورا نام سلیمان بن مھران الاعمش ہے کنیت ابو محمد ہے

یہ تابعی ہیں ثقہ اور امام ہیں۔امام ابن ابی حاتم ابوزرعہ،علامہ ذھبی اور حافظ ابن حجر نے ثقہ اور حافظ لکھا۔ان پر بعض نے تدلیس کا لکھا لیکن علامہ ذھبی رح نے لکھا کہ یہ مطلقا مدلس نہیں بلکہ بعض ضعفاء سے ہے اور انہوں نے یہ بات اپنی اس کتاب میں لکھی کہ جن رواۃ پر کلام کیا گیا ہے مگر انکی روایت قبول کی جائے گی اور اسی کتاب میں انکو حجۃ لکھا جو توثیق کا بڑا درجہ ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے تدلیس کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ان کا سماع نہ تھا مگر ان سے روایت کی ہے۔ جبکہ اس سند میں امام اعمش براہ راست صحابی سے روایت نہیں کر رہے۔

(جاری ہے---)

وفی تاریخ ابن معین جلد 2 ص 234

وفی التاریخ للخطیب بغداد جلد 9 ص 3

وفی تذکرۃ الحفاظ جلد 1 ص 154

سليمان بن مهران الأعمش، الإمام، شيخ الإسلام، شيخ المقرئين، والمحدثين، أبو محمد الأسدي، رأى أنس بن مالك، وحكى عنه.

وقال الذھبی فی کتابہ "الرواۃ الثقات المتکلم فیھم بمالایوجب ردھم" جلد 1 ص 105

سُلَيمان بن مهران الأعْمَش حجَّة حافظ لَكِن يُدَلس عَن الضُّعَفاء

وفی تذکرۃ الحفاظ۔ للابن المبرد جلد 1 ص 113

سليمان بن مهران الأعمش، كان أحفظهم للحديث، وشهد له الأئمّة بالحفظ، قال في «الكاشف»:
سليمان بن مهران، أبو محمّد الكاهلي الأعمش الحافظ

وفی الکامل فی الضعفاء لابن عدی۔

أَخْبَرنا مُحمد بْنُ يُوسُفَ بْنِ عاصِمٍ البُخارِيّ، أَخْبَرنا مُهَنّا بْنُ يَحْيى، أَخْبَرنا بَقِيَّةُ، قال: قال لِي شُعْبَة: ما أَشْفانِي أَحَدٌ بِالحَدِيثِ ما أَشْفانِي إِلاَّ الأَعْمَش.

حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيد بْنِ بَشِيرٍ، حَدَّثني هارُونُ بْنُ حاتِمٍ، حَدَّثَنا رَباحُ بْنُ خالِدٍ، قالَ: سَمِعْتُ شَرِيكًا يَقُولُ: كُنّا ونَحْنُ شِبابٌ نَقُولُ: اذْهَبُوا بِنا نَتَعَلَّمُ العقل من الأَعْمَش.

حَدَّثَنا عُمَر بْنُ سِنانٍ، حَدَّثَنا عَبد الجَبّارِ بْنُ العَلاءِ، حَدَّثَنا سُفْيانُ، قال: قال عاصِمٌ الأَحْوَلُ: لَيْسَ أَحَدٌ بِالكُوفَةِ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ عَبد اللَّهِ مِنَ الأَعْمَش. حَدَّثَنا الحُسَيْنُ بْنُ إِسْماعِيلَ. أَخْبَرنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنا إِسْماعِيلُ بْنُ أَبانٍ، قال: قال عِيسى بْنُ مُوسى لابْنِ أَبِي لَيْلى: انْظُرْ رِجالا مِن فُقَهاءِ الكُوفَةِ وأَصْدِقائِكَ لأَصِلَهُمْ فَبَعَثَ إِلى رِجالٍ مِن أَهْلِ الكُوفَةِ فِيهِمُ الأَعْمَش فَأَقْبَلُوا قَدْ لَبِسُوا الثِّيابَ فَجَعَلُوا يُرْفَعُونَ فِي المَجْلِسِ عَلى قَدْرِ الرِّواءِ وجاءَ الأَعْمَش فِي هَيْئَةٍ بَزِيَّةٍ فَجَلَسَ عِنْدَ البابِ بَعِيدًا فَجَعَلَ عِيسى يُخاطِبُ القَوْمَ عَلى قَدْرِ هَيْئَتِهِمْ، ولاَ يَرْفَعُ بِالأَعْمَشِ رَأْسًا، فاغْتَمَّ الأَعْمَش فَأَرادَ أَنْ يَعْرِفَ عِيسى مَوْضِعَهُ فَصاحَ يا ابْنَ أَبِي لَيْلى يا مُحمد انْظُرُوا فِي حاجَتِنا وإِلا قُمْنا فَتَعَجَّبَ عِيسى وقالَ لابْنِ أَبِي لَيْلى: مَن هَذا يُصَوِّتُ بِكَ بِاسْمِكَ؟ قال: هَذا أُسْتاذُنا وشَيْخُنا سليمان الأَعْمَش قال: فَما أَقْعَدَهُ ثَمَّةَ؟ ارْفَعْهُ إِلَيْنا، فَجاءَ ابْنُ أَبِي ليلى حتى أقعده فوق.

حَدَّثَنا أَبو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَحْمَدُ بْنُ مُحمد بْنِ شَيْبٍ، أَخْبَرنا زِيادُ بْنُ أَيُّوب، قالَ: سَمِعْتُ هُشَيْمًا يَقُولُ: ما رَأَيْتُ أَحَدًا أَقْرَأَ لِكِتابِ اللَّهِ مِنَ الأَعْمَش، ولاَ أَجْوَدَ حَدِيثًا، ولاَ أَفْهَمَ إِجابَةً مِمّا سُئِلَ عَنْهُ مِنَ ابْنِ شُبْرُمَةَ۔

(جاری ہے۔۔۔)

و قال ابن ابی حاتم فی الجرح والتعدیل جلد 4 ص 146

سليمان الأعمش وهو ابن مهران أبو محمد الكاهلي وكان أصله من دباوند رأى أنس بن مالك يصلي ولم يسمع منه [ولم يسمع] من ابن أبي أوفى. روايته عنه مرسل ولم يسمع من عكرمة. روى عن أبي وائل شقيق بن سلمة وزيد بن وهب روى عنه الثوري وشعبة سمعت أبي يقول ذلك.

حدثنا عبد الرحمن قال ذكره ابي عن اسحاق ابن منصور عن يحيى بن معين أنه قال: سليمان بن مهران الأعمش ثقة.

تیسرے راوی منہال بن عمرو

منہال بن عمرو یہ بھی ثقہ راوی ہیں۔ انکی ثقاہت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام بخاری رح نے ان سے روایت لی ہے اور صحیح بخاری میں ذکر کی ہے علامہ ذھبی یحیی بن معین نے بھی توثیق کی ہے اور انکے گھر سے آواز آنے کو رد کیا ہے۔

المنْهال بن عَمْرو الأسدي مولى لبني عَمْرو بن أسد بن

التعديل والتجريح, لمن خرج له البخاري في الجامع الصحيح جلد 2 ص 760 لسليمان بن خلف الباجي

المنْهال بن عَمْرو الأســدي مولى لبني عَمْرو بن أســد بن خُزَيْمَة الكُوفِي أخرج البُخارِيّ فِي الأنْبِياء عَن مَنصُور بن المُعْتَمِر عَنهُ عَن سعيد بن جُبَير عَن ابن عَبّاس كانَ النَّبِي ﷺ يعوذ الحسن والحُسَيْن قالَ أحْمد بن حَنْبَل ترك شُعْبَة المنْهال بن عَمْرو على عمد لِأنَّهُ سمع من داره قِراءَة القُرْآن بالتطريب قالَ عبد الرَّحْمَن ذكره أبي عَن إسْحاق بن مَنْصُور قالَ يحيى بن معِين المنْهال بن عَمْرو ثِقَة

و قال الذھبی فی میزان الاعتدال جلد 4 ص 196 رقم 8806

[صح] المنهال بن عمرو [عو، خ] الكوفي.

عن زر بن حبيش، وزاذان، وابن أبي ليلى.

ولا يحفظ له سماع من الصحابة، وإنما روايته عن التابعين الكبار.

وعنه شعبة، والمسعودي، وحجاج بن أرطاة، ثم في الآخر ترك الرواية عنه شعبة فيما قيل، لانه سمع من بيته صوت غناء، وهذا لا يوجب غمز الشيخ.

قال ابن معين: المنهال ثقة.

وقال أحمد العجلي: كوفي ثقة.

وقال أحمد بن حنبل: أبو بشر أحب إلى من المنهال وأوثق.

وقال الحاكم: غمزه يحيى بن سعيد.

(جاری ہے---)

وقال الجوزجاني في الضعفاء: له سيئ المذهب.

وكذا تكلم فيه ابن حزم، ولم يحتج بحديثه الطويل في فتان القبر.

وتفرد الأعمش عن المنهال، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال: أنزل القرآن إلى السماء الدنيا ليلة القدر جملة واحدة، فدفع إلى جبرائيل، فكان ينزله.

عمرو بن الحارث المصري، عن عبد ربه بن سعيد، عن المنهال بن عمرو، حدثني سعيد بن جبير، عن عبد الله بن الحارث، عن ابن عباس، قال: كان رسول الله ﷺ إذا عاد المريض جلس عند رأسه ثم قال سبع مرات: أسأل الله العظيم أن يشفيك، فإن كان في أجله تأخير عوفي من وجعه.

ذلك إسناده صالح.

چوتھے راوی سعید بن جبیر ہیں

یہ بھی جلیل القدر تابعی ہیں اور ثقہ امام اور حجۃ ہیں تمام ائمہ احادیث نے انکی توثیق اور بہت تعریف کی ہے۔ اور یہ بھی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

وفی التعدیل والتجریح, لمن خرج لہ البخاري في الجامع الصحیح جلد 3 ص 1075 لسلیمان بن خلف الباجي

سعيد بن جُبَير بن هِشام أَبُو عبد الله مولى بني والبة بن الحارِث الأسدي الكُوفِي أخرج البُخارِيّ فِي بَدْء الوَحْي وغير مَوضِع عَن عَمْرو بن دِينار وحبِيب بن أبي ثابت وأيوب والحكم والأعْمَش وابْنه عبد الله عَنهُ عَن بن عَبّاس وابْن عمر وعَمْرو بن مَيْمُون وأبي عبد الرَّحْمَن السّلمِيّ قالَ البُخارِيّ فِي التّارِيخ وقالَ أَبُو نعيم ماتَ سعيد بن جُبَير سنة خمس وتِسْعين قالَ البُخارِيّ وحَدثنِي أَحْمد بن سُلَيْمان حَدثنا جرير عَن واصل بن سليم عَن عبد الله بن سعيد بن جُبَير قالَ قتل سعيد وهُوَ بن سبع وأرْبَعين وقالَ البُخارِيّ حَدثنا الحسن بن رافع حَدثنا ضَمرَة قالَ ماتَ سعيد بن المسيب وإبْراهِيم النَّخعِيّ وابْن محيريز فِي ولايَة الوَلِيد بن عبد الملك واستقضى الحجّاج أبا بردة بن أبي مُوسى وأجلس مَعَه سعيد بن جُبَير وقتل سعيد بن جُبَير فِي ولايَة الوَلِيد ومات الحجّاج بعده بِستَّة أشهر ولم يقتل بعده أحدا ومات الوَلِيد سنة سِتّ وتِسْعين وللكوفيين سعيد بن جُبَير آخر يكنى أبا البحتري سعيد بن جُبَير الطّائِي وكنيته جُبَير أَبُو عمران وهُوَ أيْضا كُوفِي ثِقَة قالَه بن معِين قالَ أَبُو بكر حَدثنا أَحْمد بن حَنْبَل حَدثنا عبد الرَّحْمَن حَدثنا سُفْيان عَن عَمْرو بن مَيْمُون عَن ابْنه قالَ لقد ماتَ سعيد بن جُبَير وما على الأرْض أحد إلّا وهُوَ يحْتاج الى علمه قالَ أَبُو بكر حَدثنا أبي حَدثنا جرير عَن مُغيرَة قالَ لما قتل سعيد بن جُبَير قالَ إبْراهِيم ما خلف بعده مثله قالَ أَبُو بكر رَأيْت فِي كتاب عَليّ قالَ يحيى مرسلات سعيد أحب الي من مرسلات عَطاء ومرسلات مُجاهِد قالَ عَبّاس بن مُحَمَّد قلت ليحيى بن معِين سعيد بن جُبَير لَقِي أبا هُرَيْرَة قالَ قد روى هَكَذا عَنهُ ولم يَصح أنه سَمعه من أبي هُرَيْرَة۔

(جاری ہے۔۔۔)

وفی سیر اعلام النبلا جلد 5 ص 189
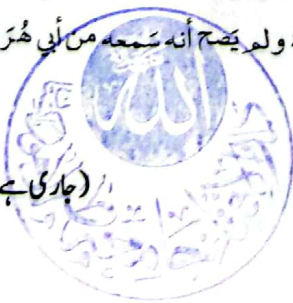
سعيد بن جبير ابن هشام، الإمامُ، الحافِظُ، المُقرِئُ، المُفَسِّرُ، الشَّهِيدُ، أَبُو مُحَمَّدٍ ويُقالُ: أَبُو عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ، الوالِبِيُّ مَوْلاَهُم الكوفي، أحد الأعلام.

رَوى عَنْ: ابْنِ عَبّاسٍ فَأَكْثَرَ وجَوَّدَ وعَنْ: عَبْدِ اللهِ بنِ مُغَفَّلٍ، وعائِشَةَ، وعَدِيِّ بنِ حاتِمٍ، وأَبِي مُوسى الأَشْعَرِيِّ في «سُنَنِ النَّسائِيِّ»، وأَبِي هُرَيْرَةَ، وأَبِي مَسْعُودٍ البَدْرِيِّ وهُوَ مُرْسَلٌ وعَنِ: ابْنِ عُمَرَ وابْنِ الزُّبَيْرِ، والضَّحّاكِ بنِ قَيْسٍ، وأَنَسٍ، وأَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ.

وفی تاریخ الاسلام جلد 2 ص 1100

: سَعِيدُ بن جبير بن هِشامٍ الأَسَدِيُّ الوالِبِيُّ مَوْلاهُمْ، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الكُوفِيُّ، أَحَدُ الأَئِمَّةِ الأَعْلامِ.

سند پر حکم

سند متصل ہے تمام رواۃ ثقہ ہیں اور عادل وضبط تام ہے۔ سند علل وشذوذ سے خالی ہے۔

ابو معاویہ پر ارجاء کی جرح ہے لیکن وہ مرجئہ میں نرم ہیں۔ اور جمہور محدثین کے نزدیک بدعتی اگر صادق ہو تو روایت لے لی جائے گی بشرطیکہ داعی بدعت نہ ہو اور ابو معاویہ ارجاء میں نرم تھے جیسے عجلی نے لکھا۔ اسی لئے علامہ ذھبی اور حافظ ابن حجر نے انکی توثیق کی ہے۔ اس لئے مصنف ابن ابی شیبہ کی مذکورہ روایت سندا صحیح ہے۔ اس کو منگھڑت یا اسرائیلیات کہنا درست نہیں

اس حکم کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ علامہ ذھبی نے مستدرک حاکم میں اور ابن ملقن نے تلخیص میں کوئی تضعیف نہ کی۔

دوسری روایت

عقوبات لابن ابی الدنیا میں ابن ابی الدنیا نے اپنے استاد کے فرق سے بقیہ اسی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے

وفی العقوبات لابن ابی الدنیا رقم الحدیث 231

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " لَمَّا أَتَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ قَوْمَهُ أَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ، فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ أَتُطِيعُونَهُ فِي الصَّوْمِ وَالصَّلاةِ وَأَشْيَاءَ تَجْهَلُونَهَا، فَتَحْتَمِلُونَ أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ؟ فَقَالُوا: مَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا، قَالُوا: فَمَا تَرَى؟ قَالَ: نَرَى أَنْ يُبْعَثَ إِلَى بَغِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَأْمُرَهَا أَنْ تَرْمِيَهُ بِأَنَّهُ ارْتَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا، عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ وَالأَخْيَارِ. فَفَعَلُوا، فَرَمَتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ،

(جاری ہے۔۔۔)
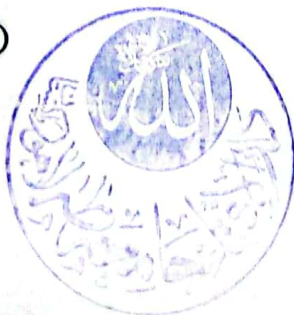
وَدَعَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الأَرْضِ أَنْ أَطِيعِيهِ ، فَقَالَ مُوسَى لِلأَرْضِ : خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْقَابِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى ، يَا مُوسَى ، قَالَ : خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى ، يَا مُوسَى ، قَالَ : خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى ، يَا مُوسَى ، قَالَ : خُذِيهِمْ ، فَغَيَّبَتْهُمْ فِيهَا ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مُوسَى ، يَسْأَلُكَ عِبَادِي وَيَتَضَرَّعُونَ إِلَيْكَ فَلَمْ تُجِبْهُمْ ؟ أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَوْا لأَجَبْتُهُمْ "

اس سند مین اسحاق بن اسماعیل ہیں۔یہ بھی ثقہ ہیں۔ابو یعقوب کنیت ہے اور اسحاق بن اسماعیل یتیم سے مشہور ہیں

امام ابو حاتم، علامہ ذھبی، امام ابو داود، یحی بن معین، حافظ ابن حجر عسقلانی ان سب نے انکو ثقہ لکھا ہے۔

کمافی التقریب (341)، وتھذیب الکمال (جلد 2 ص 409)، والجرح والتعدیل (جلد 1 ص 212)،

وفی تحریر تقریب

إسحاق بن إسماعيل الطّالقاني، أبو يعقوب، نزيلُ بغداد، يعرف باليتيم: ثقةٌ تُكُلِّم في سَماعه من جرير وحده، من العاشرة، مات سنة ثلاثين أو قبلها. د.

• وقد رَدَّ ابنُ معين هذا الكلام، وذكر ابن حبان ان هذا من الحسد، وروي عنه أبو داود من روايته عن جرير ووثَّقه.

وفی مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار جلد 1 ص 47 للعلامہ بدر الدين العيني

إسحاق بن إسماعيل الطالقاني: أبو يعقوب، يعرف باليتيم، سكن بغداد، سمع سفيان بن عيينة، ووكيعًا، وأبا أسامة، وغيرهم. روى عنه أبو داود، ويعقوب بن شبة، وأبو القاسم، وأحمد بن عمران شيخ الطحاوي، ومحمد بن داود شيخه أيضًا وآخرون، وسُئل أحمد بن حنبل عنه، فقال: ما أعلم الأخير إلا أنه حمل عليه بكلمة ذكرها. وسُئل عنه يحيى بن معين، فقال: أرجو أن يكون صدوقًا. وقال يعقوب ابن شبة، وأبو داود، وعثمان بن خدراذ: هو ثقة

وفی تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال جلد 1 ص 319 للذهبی

إسحاق بن إسماعيل الطالقاني، أبو يعقوب، ويعرف

باليتيم. نزل بغداد.

وروى عن: جرير بن عبد الحميد، وابن عيينة، ومعتمر بن

سليمان، وطبقتهم.

(جاری ہے ---)
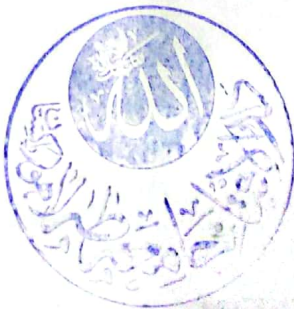
وعنه: (د)، وأبو يعلى الموصلي، والبغوي، وأحمد بن الحسن

الصوفي.

قال ابن معين: صدوق ولكنه بُلي من الناس، ولقد كلمني أن أكلم

أمه تأذن له في الخروج إلى جرير فكلمتها فأجابتني . فخرج معي اثنا

عشر رجلًا مشاة، ولم يكن له في تلك الأيام شيء، قيل لابن معين:

فما بُلي من الناس؟ قال: يكذبونه، وهو صدوق.

حکم الحدیث

یہ روایت بھی سندا صحیح روایت ہے۔ کمامر

ابن ابی حاتم کا طرق

. تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سند سے روایت کی گئی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَرَوِيُّ، ثنا مُحَاضِرٌ، ثنا الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى وَكَانَ ابْنَ عَمِّهِ وَكَانَ تَتَبَّعَ الْعِلْمَ حَتَّى جَمَعَ عِلْمًا فَلَمْ يَزَلْ فِي أَمْرِهِ ذَلِكَ حَتَّى بَغَى عَلَى مُوسَى وَحَسَدَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ آخُذَ الزَّكَاةَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ فَأَبَى، فَقَالَ: مِنْ كُلِّ مِائَةِ دِرْهَمٍ دِرْهَمٌ فَأَبَى. فَقَالَ: لَا يُطِيقُ هَذَا حَتَّى الأَلْفِ، فَقَالَ: فِي كُلِّ أَلْفِ دِينَارٍ أَوْ دِرْهَمٍ. قَالَ: إِنَّ مُوسَى يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ أَمْوَالَكُمْ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالُوا: أَمْرُنَا بِأَمْرِكَ تَبَعٌ. فَأَرْسَلُوا إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا لَهَا:

نُعْطِيكَ حُكْمَكِ عَلَى أَنْ تَشْهَدِي عَلَى مُوسَى أَنَّهُ فَجَرَ بِكِ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَاءَ قَارُونُ إِلَى مُوسَى قَالَ: اجْمَعْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَخْبِرْهُمْ بِمَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: نَعَمْ، فَجَمَعَهُمْ فَقَالُوا: مَا أَمَرَكَ؟ قَالَ: أَمَرَنِي أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَصِلُوا الرَّحِمَ، وَكَذَا وَكَذَا، وَأَمَرَنِي فِي الزَّانِي إِذَا زَنَى وَقَدْ أُحْصِنَ أَنْ يُرْجَمَ فَقَالُوا: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَفِي السَّارِقِ إِذَا سَرَقَ أَنْ يُقْطَعَ، فَقَالُوا: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟

قَالَ: نَعَمْ قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ زَنَيْتَ، قَالَ: إِذًا فَأَرْسِلُوا إِلَى الْمَرْأَةِ، فَجَاءَتْ فَقَالُوا مَا تَشْهَدِينَ عَلَى مُوسَى؟ فَقَالَ لَهَا مُوسَى: أَنْشُدُكِ بِاللَّهِ إِلا مَا صَدَقْتِ فَقَالَتْ: أَمَا إِذَا أَنْشَدْتَنِي بِاللَّهِ فَإِنَّهُمْ دَعُونِي وَجَعَلُوا لِي جُعْلا عَلَى أَنْ أَقْذِفَكَ بِنَفْسِي وَأَنَا أَشْهَدُ أنك برئ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَخَرَّ مُوسَى سَاجِدًا يَبْكِي فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ مَا يُبْكِيكَ؟ قَدْ سَلَّطْنَاكَ عَلَى الأَرْضِ فَمُرْهَا فَتُطِيعُكَ،

(جاری ہے۔۔۔)
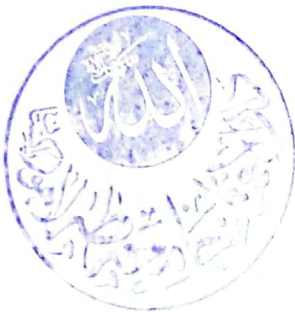
قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: خُذِيهِمْ فَأَخَذَتْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى وَرِكَيْهِ. فَقَالُوا: يَا مُوسَى. فَقَالَ: خُذِيهِمْ وَأَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ، فَقَالُوا: يَا مُوسَى. فَقَالَ:

خُذِيهِمْ قَالَ: فَغَرِقُوا فِيهَا فَقَالَ اللَّهُ: فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الأَرْضَ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. فَأَصَابَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بَلاءٌ وَجُوعٌ شَدِيدٌ فَأَتَوْا مُوسَى فَقَالُوا: ادْعُ لَنَا، فَدَعَى اللَّهُ، فَقَالَ اللَّهُ: أَتَدْعُونِي لِقَوْمٍ قَدْ أَظْلَمَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ مِنَ الذُّنُوبِ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ قَدْ دَعَوْكَ حِينَ هَلَكُوا وَلَوْ إِيَّايَ دَعَوْا لأَجَبْتُهُمْ.

الرازي، ابن أبي حاتم، تفسير ابن أبي حاتم - محققا، جلد 9 ص 3018

اس طرق میں بقیہ رواۃ کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے سوائے محمد بن عبد الرحمان اور محاضر کے

محمد بن عبد الرحمان۔

قال ابن ابی حاتم فی الجرح والتعدیل جلد 7 ص 326

محمد بن عبد الرحمن الهروي أبو عبد الله نزيل الري روى عن ابن أبي فديك و حسين الجعفي وعبد الله بن الوليد العدني ويزيد بن هارون كتبت

عنه وهو صدوق روى عنه علي بن الحسين بن الجنيد حافظ حديث مالك والزهري

محاضر انکا پورا نام محاضر بن مورع ہے اور یہ بھی معتبر اور ثقہ ہیں

وقال ابن حجر في» التهذيب جلد 10 ص 52

قال ابن قانع: ثقة وقال مسلمة بن قاسم: ثقة مشهور وكان على رأي أهل الكوفة في النبيذ

وقال ابن حجر في» التقريب": صدوق له أوهام. نوقفه على الخطأ في كتابه، فإذا بلغ ذلك الموضع أخطأ!

وفی تهذيب الكمال في أسماء الرجال جلد 27 ص 261

محاضر بن المورع الهمداني اليامي، ويُقال: السلولي، ويُقال: السكوني، أبُو المورع الكوفي.

رَوى عَن: الأجلح بْن عَبد اللَّهِ الكندي (س)، والأحوص بْن حكيم، وسعد بْن سَعِيد الأنْصارِيّ (م)، وسُلَيْمان الأعمش (خت س)، وعاصم الأحول (س)، وعتبة بْن عَمْرو المكتب الكوفي، ومجالد بْن سَعِيد، وموسى بْن مسلم الصغير، وهشام بْن حسان (د)، وهشام بْن عروة-------------------وقال أبُو زُرْعَة: صدوق----------. وقال النَّسائي: ليس به بأس.

(جاری ہے---)

وقال أبو أحمد بن عدي قد روى عن الأعمش أحاديث صالحة مستقيمة، ولم أر في أحاديثه حديثا منكرا فأذكره، إذا روى عنه ثقة.

وذكره ابن حبان في كتاب «الثقات

قال محمد بن سعد: مات سنة ست ومئتين

استشهد به البخاري.

وروى له مسلم، وأبو داود، والنسائي.

مستدرک حاکم کا طرق۔

مستدرک حاکم کی سند پر بحث کی اتنی حاجت نہیں رہتی جبکہ مصنف ابن ابی شیبہ اور عقوبات ابن ابی دنیا اور تفسیر ابن ابی حاتم کی سند کم واسطوں کے ساتھ صحیح ہے۔

البتہ مختصر از ائمہ رواۃ کے احوال یہ ہیں۔

أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا إِسْحَاقُ، أَنْبَأَ أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَمَّا أَتَى مُوسَى قَوْمَهُ أَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ ------ الی آخرہ

أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ

یہ ثقہ ہیں۔ علامہ ذھبی رح نے انکے لئے امام حافظ الفاظ استعمال کئے ہیں اور ثقہ لکھا ہے۔ ان پر کسی کی جرح منقول نہیں

وفی سیر أعلام النبلاء جلد 15 ص 533

الْعَنْبَرِيُّ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ

الإِمَامُ، الفَقِيْهُ، المفسِّر، المُحَدِّثُ، الأَدِيبُ، العَلاَّمَةُ، أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بنُ مُحَمَّدِ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ عَنْبَرِ بنِ عطاءٍ السُّلَمِيُّ مَوْلاَهُم، العَنْبَرِيُّ، النَّيْسَابُوْرِيُّ، المُعَدَّلُ.

دوسرے راوی

محمد بن عبد السلام ہیں ان کا پورا نسب یہ ہے

محمد بن عبد السلام بن بشار

(جاری ہے۔۔۔)

کمافی سیر اعلام النبلا جلد 13 ص 460

یہ بھی ثقہ ہیں جیسا کہ علامہ ذھبی رح نے توثیق کی ہے کوئی جرح نہیں ان پر بھی۔

وفی تذکرۃ الحفاظ، طبقات الحفاظ للذھبی جلد 2 ص 164

محدث نيسابور أبو عبد الله محمد بن عبد السلام بن بشار النيسابوري الوراق الزاهد صاحب يحيى بن يحيى التميمي شيخ خراسان. سمع منه كتبه وسمع التفسير من إسحاق وكان صواما قواما ربانيا ثقة.

اگلے راوی۔ اسحاق ہین۔ اسحاق سے مراد اسحاق بن راھویہ ہیں جو جلیل القدر مجتہد، محدث اور امام ہیں۔ آگے سند وہی ہے اس لئے یہ سند بھی صحیح ہے۔

اسی لیے علامہ ذھبی اور ابن ملقن نے سکوت فرمایا نقل کرتے وقت۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما کی یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ، عقوبات لابن ابی الدنیا، تفسیر ابن ابی حاتم اور مستدرک امام حاکم، ان چاروں کتب میں سندا صحیح ہے۔

اس روایت کے دیگر شواہد درج ذیل ہیں ان میں سے بعض شواھد سندا ضعیف یا بہت ضعیف ہین لیکن اس سے اصل روایت پر کوئی فرق نہیں پڑتا جبکہ وہ سندا صحیح ہے

شواہد کو مختصر لکھا جارہا ہے۔

دیگر شواہد

1۔ عن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل من طریق علی بن زید بن جدعان

اخرجہ امام طبری فی تفسیرہ جلد 19 ص 334

حَدَّثَنا بِشْرُ بْنُ هِلالٍ الصَّوّافُ، قالَ: ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمانَ الضُّبَعِيُّ، قالَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعانَ، قالَ: خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الحارِثِ مِنَ الدّارِ، ودَخَلَ المَقْصُورَةَ؛ فَلَمّا خَرَجَ مِنها، جَلَسَ وتَسانَدَ عَلَيْها، وجَلَسْنا إلَيْهِ، فَذَكَرَ سُلَيْمانَ بْنَ داوُدَ ﴿قالَ يا أيُّها المَلَأُ أيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِها قَبْلَ أنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ [النمل٣٨].. إلى قَوْلِهِ ﴿إنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ﴾ ثُمَّ سَكَتَ عَنْ ذِكْرِ سُلَيْمانَ، فَقالَ: ﴿إنَّ قارُونَ كانَ مِن قَوْمِ مُوسى فَبَغى عَلَيْهِمْ﴾ [القصص٧٦] وكانَ قَدْ أُوتِيَ مِنَ الكُنُوزِ ما ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتابِهِ ﴿ما إنَّ مَفاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالعُصْبَةِ أُولِي القُوَّةِ﴾ [القصص٧٦]. ﴿قالَ إنَّما أُوتِيتُهُ عَلى عِلْمٍ عِنْدِي﴾ [القصص٧٨] قالَ: وعادى مُوسى، وكانَ مُؤْذِيًا لَهُ، وكانَ مُوسى يَصْفَحُ عَنْهُ ويَعْفُو لِلْقَرابَةِ، حَتّى بَنى دارًا، وجَعَلَ بابَ دارِهِ مِن ذَهَبٍ،

(جاری ہے۔۔۔)

وضرب على جداره صفائح الذهب، وكان الملأ من بني إسرائيل يغدون عليه ويروحون، فيطعمهم الطعام، ويحدثونه ويضحكونه، فلم تدعه شقوته والبلاء، حتى أرسل إلى امرأة من بني إسرائيل مشهورة بالخنا، مشهورة بالسب، فأرسل إليها فجاءته، فقال لها: هل لك أن أمولك وأعطيك، وأخلطك في نسائي، على أن تأتيني والملأ من بني إسرائيل عندي،

فتقولي: يا قارون ألا تنهى عني موسى؟ قالت: بلى. فلما جلس قارون، وجاء الملأ من بني إسرائيل، أرسل إليها، فجاءت فقامت بين يديه، فقلب الله قلبها، وأحدث لها توبة، فقالت في نفسها: لأن أحدث اليوم توبة أفضل من أن أوذي رسول الله ﷺ، وأكذب عدو الله له. فقالت: إن قارون قال لي: هل لك أن أمولك وأعطيك وأخلطك بنسائي على أن تأتيني والملأ من بني إسرائيل عندي فتقولي: يا قارون ألا تنهى عني موسى، فلم أجد توبة أفضل من أن لا أوذي رسول الله ﷺ، وأكذب عدو الله؛ فلما تكلمت بهذا الكلام، سقط في يدي قارون، ونكس رأسه، وسكت الملأ، وعرف أنه قد وقع في هلكة، وشاع كلامها في الناس، حتى بلغ موسى؛ فلما بلغ موسى اشتد غضبه، فتوضأ من الماء، وصلى وبكى، وقال: يا رب، عدوك لي مؤذ، أراد فضيحتي وشيني، يا رب سلطني عليه. فأوحى الله إليه أن مر الأرض بما شئت تطعك. فجاء موسى إلى قارون؛ فلما دخل عليه، عرف الشر في وجه موسى له، فقال: يا موسى ارحمني ؛ قال: يا أرض خذيهم، قال: فاضطربت داره، وساخت بقارون وأصحابه إلى الكعبين، وجعل يقول: يا موسى، فأخذتهم إلى ركبهم، وهو يتضرع إلى موسى: يا موسى ارحمني ؛ قال: يا أرض خذيهم، قال: فاضطربت داره وساخت وخسف بقارون وأصحابه إلى سررهم، وهو يتضرع إلى موسى: يا موسى ارحمني ؛ قال: يا أرض خذيهم، فخسف به وبداره وأصحابه. قال: وقيل لموسى يا موسى ما أفظك. أما وعزتي، لو إياي نادى لأجبته"

وفی تفسیر مجاہد، رقم الحدیث 1256 وسندہ ضعیف جدا

أنا عبد الرحمن، نا إبراهيم، نا آدم، نا حماد بن سلمة، عن علي بن زيد بن جدعان، قال: نا عبد الله بن الحارث بن نوفل، قال: "كان قارون يؤذي موسى بكل أذى، وكان ابن عمه، فقال لامرأة بغي: إذا اجتمع الناس عندي غدا فتعالي، فقولي: إن موسى راودني عن نفسي، ولك كذا وكذا، فلما كان الغد، واجتمع الناس عند قارون جاءت المرأة، فقالت: إن قارون أمرني، أقول: إن موسى راودني عن نفسي، وإن موسى لم يقل لي ذلك، فبلغ موسى قوله، وهو في المحراب فسجد، فقال: يا رب، إن قارون قد بلغ من أذاه أن قال: كذا وكذا، فأوحى الله إليه: أن يا موسى، إني قد أمرت الأرض أن تطيعك، وقد أمرت السماء أن تطيعك، وقد أمرت البحار أن تطيعك، فأتى موسى قارون وهو في غرفة له، قد ضرب عليها صفائح الذهب، فقال: يا قارون، أقلت كذا وكذا؟ يا أرض، خذيهم، فأخذتهم إلى أكعبهم،

(جاری ہے۔۔۔)

فَقَالَ لَهُ قَارُونُ وَمَنْ مَعَهُ: يَا مُوسَى، ادْعُ لَنَا رَبَّكَ فَيُنْجِينَا وَنُؤْمِنُ بِكَ، فَقَالَ: يَا أَرْضُ، خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا أَرْضُ، خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَنْصَافِهِمْ، فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ، وَيَقُولُونَ لَهُ: يَا مُوسَى، ادْعُ لَنَا رَبَّكَ فَيُنْجِينَا، وَنُؤْمِنُ بِكَ حَتَّى تَطَابَقَتْ عَلَيْهِمْ وَهُمْ يَهْتِفُونَ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: مَا أَفَظَّكَ يَا مُوسَى، أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ دَعَوْنِي دَعْوَةً وَاحِدَةً لَرَحِمْتُهُمْ وَلأَجَبْتُهُمْ".

وفی تفسیر ابن ابی حاتم رقم الحدیث 17157

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الطِّهْرَانِيُّ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ، ثنا عبد الرزاق أنبأ جعفر ابن سُلَيْمَانَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيَّ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى الْمَقْصُورَةِ فَذَكَرَ قَارُونَ وَمَا أُوتِيَ الْكُنُوزَ فَقَالَ: إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ، عِنْدِي قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّهُ أُوتِيَ الْكُنُوزَ وَالْمَالَ حَتَّى جَعَلَ بَابَ دَارِهِ مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ دَارَهُ كُلَّهَا مِنْ صَفَائِحِ الذَّهَبِ وَكَانَ الْمَلأُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَغْدُونَ إِلَيْهِ وَيَرُوحُونَ يُطْعِمُهُمُ الطَّعَامَ وَيَتَحَدَّثُونَ، عِنْدَهُ، وَكَانَ مُؤْذِيًا لِمُوسَى فَلَمْ تَدَعْهُ الْقَسْوَةُ وَالْبَلاءُ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَذْكُورَةٍ بِالْجَمَالِ كَانَتْ تُذْكَرُ بِرِيبَةٍ، فَقَالَ لَهَا: هَلْ لَكِ أَنْ أُمَوِّلَكِ وَأَنْ أُعْطِيَكِ وَأَنْ أَخْلِطَكِ بِنِسَائِي؟ عَلَى أَنْ تَأْتِينِي وَالْمَلأُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، عِنْدِي، فَتَقُولِينَ: يَا قَارُونُ: أَلا تَنْهَى مُوسَى، عَنِّي، فَقَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ أَصْحَابُهُ وَاجْتَمَعُوا، عِنْدَهُ دَعَا بِهَا، فَقَامَتْ عَلَى رؤوسهم فَقَلَبَ اللَّهُ قَلْبَهَا وَرَزَقَهَا التَّوْبَةَ، فَقَالَتْ: مَا أَجِدُ الْيَوْمَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ أُكَذِّبَ عَدُوَّ اللَّهِ وَأُبَرِّئَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ إِنَّ قَارُونَ بَعَثَ إِلَيَّ فَقَالَ: هَلْ لَكِ أَنْ أُمَوِّلَكِ وَأُعْطِيَكِ وَأَخْلِطَكِ بنسائي؟ على أن تأتيني والملأ من بني إِسْرَائِيلَ، عِنْدِي، وَتَقُولِينَ: يَا قَارُونُ، أَلا تَنْهَى مُوسَى، عَنِّي ؟ فَإِنِّي لَمْ أَجِدِ الْيَوْمَ تَوْبَةً أفضل من أُكَذِّبَ عَدُوَّ اللَّهِ وَأُبَرِّئَ رَسُولَ اللَّهِ.

فَنَكَّسَ قَارُونُ رَأْسَهُ وَعَرَفَ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ، وَفَشَا الْحَدِيثُ فِي النَّاسِ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مُوسَى شَدِيدَ الْغَضَبِ، فَلَمَّا بَلَغَهُ ذَلِكَ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى وَسَجَدَ يَبْكِي، وَقَالَ: يَا رَبِّ، عَدُوُّكَ قَارُونُ كَانَ لي مؤذيا فذكر أشياء ثم لم يتناهى حَتَّى أَرَادَ فَضِيحَتِي، يَا رَبِّ سَلِّطْنِي عَلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ مُرِ الأَرْضَ بِمَا شِئْتَ تُطِيعُكَ، قَالَ: فَجَاءَ مُوسَى إِلَى قَارُونَ، فَلَمَّا رَآهُ قَارُونُ عَرَفَ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: يَا مُوسَى.. ارْحَمْنِي. فَقَالَ مُوسَى: يَا أَرض، خذيهم فاضطرت دَارُهُ وَخُسِفَ بِهِ وَبِأَصْحَابِهِ إِلَى رُكَبِهِمْ وَسَاخَتْ دَارُهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ، قَالَ: وَجَعَلَ يَقُولُ: يَا مُوسَى ارْحَمْنِي، وَيَقُولُ مُوسَى: يَا أَرْضُ خُذِيهِمْ. فَاضْطَرَبَتْ دَارُهُ وَخُسِفَ بِهِ وَبِأَصْحَابِهِ الأَرْضُ إِلَى سُرَرِهِمْ وَسَاخَتْ دَارُهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَقُولُ: يَا مُوسَى ارْحَمْنِي فَقَالَ مُوسَى: يَا أَرْضُ خُذِيهِمْ قَالَ: فَاضْطَرَبَتْ دَارُهُ وَخُسِفَ بِهِ وَبِأَصْحَابِهِ إِلَى حُلُوقِهِمْ وَسَاخَتْ دَارُهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَقَالَ: يَا مُوسَى ارْحَمْنِي فَقَالَ: يَا أَرْضُ خُذِيهِمْ فَقَالَ:

فَخُسِفَ بِهِ وَبِأَصْحَابِهِ وَبِدَارِهِ فَلَمَّا خُسِفَ بِهِ قِيلَ لَهُ: يَا مُوسَى مَا أَفَظَّكَ أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَا لَرَحِمْتُهُ.

(جاری ہے۔۔۔)
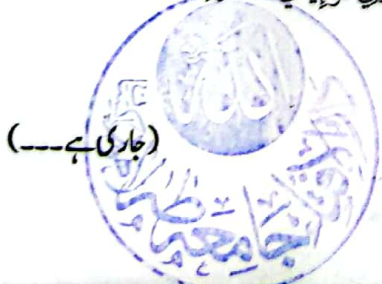
2۔ عن اسماعیل السدی من طریق اسباط

تفسیر ابن ابی حاتم جلد 9 ص 3017

حدثنا عبيد الله بن سليمان بن الأشعث، ثنا الحسين بن علي، ثنا عامر بن الفرات، عن أسباط، عن السدي فخسفنا به وبداره الأرض قال: فبغى على موسى فانطلق إلى زانية يقال لها: سبرتا فقال لها: هل لك أن أعطيك ألفي درهم على أن تجيئي إلى الملأ من بني إسرائيل إذا قعد موسى فتقولين: إن موسى يراودني عن نفسي قالت: نعم. فأعطاها الألفي وختمها بخاتمه، فلما أخذتها قالت: بئست المرأة أنا إن كنت أزني وأكذب على نبي الله وأفتري عليه. فلما أصبحوا غدا قارون فجلس مجلسه واجتمعت إليه بنو إسرائيل وحضرت سبرتا فقال قارون: يا موسى، ما أنزل الله في الزاني؟ قال: الرجم. قال: انظر ما تقول قال: الرجم قال: انظر ما تقول؟ قال: الرجم. قال: قومي يا سبرتا فأخبري بني إسرائيل بما أراد ملك موسى. فقالت: إن قارون أعطاني ألفي درهم أن آتي الملأ من بني إسرائيل إذا جلس موسى فأقول: إن موسى راودني، عن نفسي، ومعاذ الله من ذلك وهذا ماله بخاتمه فغضب موسى فقام فصلى ركعتين، ودعا ربه أن يخسف ويسلط عليه الأرض فأمر الله الأرض أن تطيعه قال للأرض خذيه فخليت رجليه وقام هارون فأخذ برأسه فقال يا موسى: أنشدك الرحم. فجعل قارون يقول: يا موسى أنشدك الرحم وموسى يقول للأرض: خذيه حتى تغيبه فذهبت به وخسف بداره الأرض. فأوحى الله إلى موسى:

استغاث بك وأنشدك الرحم وأبيت أن تغيثه، لو إياي دعا أو استغاث لأغثته.

3۔ عن عطا من طریق ابن جابر

کما اخرجه ابن ابی حاتم فی تفسیره جلد 9 ص 3016

حدثنا علي بن الحسين، ثنا عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، ثنا الوليد ابن مسلم، ثنا ابن جابر حدثني عطاء كان حقا من موسى أن يخرج بني إسرائيل في يوم يعظهم فيه فإذا علم بذلك قارون، خرج في أربعة آلاف عليهم ثياب الأرجوان على أربعة آلاف بغلة شهباء حتى يمر بمجلس موسى فيلفت الناس وجوههم إليه فأرسل إليه موسى عليه السلام: ما يحملك على ما تصنع؟ فأرسل إليه والله إن النسب لواحد ولئن كنت فضلت علي بالنبوة لقد فضلت عليك بالدنيا، ولئن شئت لتخرجن فتدعو علي وأدعو عليك. فخرج موسى وخرج قارون في قومه. فقال له موسى: أتدعو أم أدعو؟ فقال قارون: بل أدعو فدعا فلم يجب، وكان لذلك أهلا قال: فقال موسى:

أدعو قال: نعم. قال: اللهم مر الأرض فلتطعني، فأمرت بطاعته قال: فقال موسى عليه السلام. خذيهم فأخذتهم بأقدامهم فقال: يا موسى. يا موسى. قال: خذيهم

فأخذتهم إلى ركبهم، ثم إلى حجزهم، ثم إلى مناكبهم، ثم قال: أقبلي بكنوزهم وأموالهم قال: فأقبلت بها حتى نظروا إليها، ثم أشار موسى بيده، قال: اذهبوا بني لاوي، فاستوت بهم الأرض.

(جاری ہے---)

4۔ عن یزید الرقاشی من طریق خالد بن الھیثم

کما اخرجہ امام ابن ابی حاتم فی تفسیرہ جلد 9 ص 3016

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّشْتَكِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبِي، ثنا إِدْرِيسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوزِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ أَنَّ مُوسَى لَمَّا دَعَا عَلَى قَارُونَ فَابْتَلَعَتْهُ الأَرْضُ إِلَى عُنُقِهِ أَخَذَ نَعْلَيْهِ فَخَفَقَ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَقَارُونُ يَقُولُ: يَا مُوسَى، ارْحَمْنِي. فَقَالَ اللَّهُ: يَا مُوسَى، مَا أَشَدَّ قَلْبَكَ دَعَاكَ عَبْدِي وَاسْتَرْحَمَكَ فَلَمْ تَرْحَمْهُ، وَعِزَّتِي لَوْ دَعَانِي لأَجَبْتُهُ.

5۔ عن عبداللہ بن عوف القاری من طریق ابن شہاب

کما اخرجہ یعقوب بن سفیان (ت 277) فی المعرفہ والتاریخ جلد 1 ص 402

وعزاه السيوطي الى امام احمد في الزهد

«حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ وَابْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْفٍ الْقَارِي عَامِلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى دِيوَانِ فِلَسْطِينَ» أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ الأَرْضَ أَنْ تُطِيعَ مُوسَى فِي قَارُونَ. فَلَمَّا لَقِيَهُ مُوسَى قَالَ لِلأَرْضِ: أَطِيعِي. فَأَخَذَتْهُ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: أَطِيعِي.

فَأَخَذَتْهُ إِلَى الْحَقْوَيْنِ وَهُوَ يَسْتَغِيثُ بِمُوسَى. ثم قَالَ: أَطِيعِي فَوَارَتْهُ فِي جَوْفِهَا. فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى: مَا أَشَدَّ قَلْبَكَ أَوْ مَا أَغْلَظَ قَلْبَكَ يَا مُوسَى أَمَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوِ اسْتَغَاثَ بِي لَأَغَثْتُهُ. قَالَ: رَبِّ غَضَبًا لَكَ فَعَلْتُ.

6۔ عن عکرمہ مولی ابن عباس

عزاہ السیوطی الی عبد بن حمید

در منثور جلد 6 ص 446

اس ساری بحث سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت برائے قارون۔ جس کو مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک امام حاکم ابن ابی الدنیا اور امام ابی ابی حاتم نے بیان کیا ہے وہ سندا صحیح روایت ہے

والله اعلم بالصواب

کتبہ محمد حماد فضل

نائب مفتی دار الافتا جامعہ طٰہٰ

۱۷ شوال ۱۴۴۴ھ بمطابق 7 مئی 2023

الجواب صحیح محمد زکریا

مفتی محمد زکریا دامت برکاتہم

مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۱ / ۱۰ / ۱۴۴۴ھ

فتویٰ نمبر: 1581

تاریخ: 7-5-2023

جامعہ طٰہٰ

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء فیروزپور روڈ لاہور پاکستان

نائب مفتی